1

اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: « **إن لله أهلين من الناس** » قالوا يا رسول الله؛ من هم ؟ قال:« **هم أهل القرآن، أهل الله وخاصته** .. ». رواه ابن ماجه،وصححه الألباني

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ والے ہوتے ہیں“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں“.

لغوی معنی

- "أَهْلِيْنَ" : "أَهْلٌ" کی جمع ہے۔ اور آدمی کے اہل وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جیسے بیوی، بچے اور دوسرے لوگ۔ اور آپ ﷺ نے یہاں جمع کا لفظ ان کی کثرت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔
- "أهل القرآن": سے مراد ہے قرآن کو حفظ کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے۔
- "أهل الله وخاصته": سے اللہ کے دوست اور اس کے خاص بندے مراد ہیں، جس طرح انسان کے گھر والے اس کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔

تربیتی نکات

- جتنا آپ اللہ کی کتاب کا قرب حاصل کریں گے اتنا ہی آپ افضلیت اور اللہ کے قرب کو حاصل کر لیں گے۔
- یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے نازل کیا گیا ہے، یہ قرآن کسی قوم یا رنگ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔
- قرآن کی عظمت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی فضیلت اہل قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو عام اور شامل ہے۔
- افضل ہونے اور سب سے بہتر ہونے کا ذکر شوق دلانے کے لیے کیا گیا ہے یہ نبوی تربیتی اسلوب ہے جو ہمتوں کو ابھارتا ہے اور دلوں کو تحریک دیتا ہے۔

عمل کے متعلق راہ نمائی

- آپ اپنے لیے روزانہ قرآن کے ساتھ ایک وقت خاص کر لیں، اس کو یاد کرنے یا اس کی تلاوت کرنے یا اس میں تدبر کرنے کے لیے، تاکہ آپ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں میں سے ہو جائیں۔
- آپ اس بات کی حرص کریں کہ آپ کے ساتھی اور ہم مجلس اہل قرآن میں سے ہوں تاکہ آپ سب سے بہتر ہونے اور افضل ہونے کو پا لیں۔

2

قرآن قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کا سفارشی ہوگا

عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: « **اقرؤوا القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً لأصحابه**» .رواه مسلم

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحابِ قرآن (حفظ وقراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا''.

لغوی معنی

- "اقرؤوا" کا لفظ "قَرَأ" سے ماخوذ ہے، اس لفظ کا بنیادی معنی ہے جمع کرنا، اور ہر وہ چیز جس کو آپ جمع کر دیں تو گویا کہ آپ نے اس کو "قَرَأ" کر دیا۔
- "شفيعًا" فلاں نے فلاں کے لیے سفارش کی، یہ اس وقت بولتے ہیں جب وہ اس کے مقصد کو طلب کرنے کے لیے اور اس کا معاون بن کر آئے۔
- "لأصحابه" کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ ایک چیز اس صاحب کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور اس کے قریب ہے، اور جو بھی چیز کسی چیز کے ساتھ مل جائے تو گویا کہ وہ اس کی ساتھی بن گئی۔

تربیتی نکات

- قرآن وفادار ساتھی ہے، پس آپ دنیا میں اس کی بہترین صحبت اختیار کریں، یہ آخرت میں آپ کے لیے سفارش کرتے ہوئے آپ کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے گا۔
- حقیقی صحبت محض دعویٰ نہیں ہوتا، یہ عمل کرنا اور کچھ دینا ہوتا ہے، اور قرآن کے ساتھ حقیقت صحبت سے مراد ہے قرآن کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔

عمل کے متعلق راہ نمائی

- اپنے لیے روزانہ قرآن کریم کی ایک مخصوص مقدار پڑھنے کو مقرر کر دیں۔
- تاکہ آپ کے لیے روزانہ قرآن کو پڑھنے، دیکھنے، غور کرنے اور عمل کے اعتبار سے اس کے ساتھ ایک مجلس اور ملاقات قائم ہو جائے۔
- قرآن کے ساتھ اپنی مجلس لمبی کر دیں، پس آپ کا قرآن کے ساتھ لمبی مجلس کرنا یہ آپ کو قرآن سے محبت اور اپنائیت دے گا۔

3

حاملِ قرآن کا اکرام کرنا اللہ کی تعظیم کرنے سے ہے

عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: « **إنّ من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم، وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه، وإكرام ذي السلطان المقسط** ». رواه أبو داود ، وحسنه الألباني

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"بلاشبہ بوڑھے مسلمان اور صاحب قرآن کی عزت کرنا جو اس میں غلو اور تقصیر سے بچتا ہو اور (اسی طرح) حاکم عادل کی عزت کرنا، اللہ عزوجل کی عزت کرنے کا حصہ ہے"۔**

لغوی معنی

- "مِنْ إِجلاَلِ اللّهِ" کا مطلب ہے اس کی تعظیم اور اس کی بڑائی میں سے۔
- "الْغَالِي"، "الْغُلو" سے ہے، یعنی غلو کرنا اور تشدد کرنا اور حد سے آگے بڑھ جانا۔
- "الْجَافِي" "الجَفَاء" سے ہے، تعلق اور احسان کے معاملہ کو ترک کر دینا۔

تربیتی نکات

- قرآن کی تعظیم میں سے قرآن پر عمل کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا ہے اس طرح کہ نہ اس میں زیادتی ہو اور نہ اس سے لاتعلقی ہو۔
- اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ ہے کہ اس کے کلام کی تعظیم کی جائے، اور اس کے کلام کے تعظیم میں سے یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی تعظیم کی جائے، اور غلو کرنا اور لاتعلقی اختیار کرنا دونوں تعظیم کے عمل کو بگاڑنے والے ہیں۔

عمل کے متعلق راہ نمائی

- قرآن کی تعظیم بجالائیں اور وہ جس مرتبے کے لائق ہے اس کو اس کے مطابق بلند کریں۔
- اس بات کی حرص رکھیں کہ قرآن کو یاد کرنے میں اور اس کی قرات کرنے میں اور اس پر عمل کرنے میں میانہ روی اور اعتدال کو اختیار کریں۔
- قرآن کو اور اس کی تلاوت کو ترک نہ کریں بے شک یہ بھی لاتعلقی میں داخل ہے۔

اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں

4

عن عامر بن واثلة أن نافع بن عبد الحارث، لقي عمر بعسفان، وكان عمر يستعمله على مكة، فقال: من استعملت على أهل الوادي؟ فقال: ابن أبزى، قال: ومن ابن أبزى؟ قال: مولى من موالينا، قال: فاستخلفت عليهم مولى؟ قال: إنه قارئ لكتاب الله عز وجل، وإنه عالم بالفرائض، قال عمر: أما إن نبيكم قد قال: « **إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً، ويضع به آخرين** ». رواه مسلم

عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث (مدینہ اور مکہ کے راستے پر ایک منزل) عسفان آکر عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، (وہ استقبال کے لئے آئے) اور عمر رضی اللہ عنہ انھیں مکہ کا عامل بنایا کرتے تھے، انھوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اہل وادی، یعنی مکہ کے لوگوں پر (بطور نائب) کسے مقرر کہنے لگے: ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے کیا؟ نافع نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو۔ انھوں نے پوچھا ابن ابزیٰ کون ہے؟ ان پر ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا جانشین بناڈالا؟ تو نافع نے جواب دیا: وہ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھنے والا ہے اور فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (ہاں واقعی) تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

لغوی معنی

- "يَرْفَعُ": "الرَّفْعُ" کا لفظ "الوَضْعُ" اور "اَلْخَفْض" کے خلاف معنی پر دلالت کرتا ہے، (اور ان کا مطلب ہے نیچے کو جھکانا)۔
- "يَضَعُ" "الوَضْعُ" سے ماخوذ ہے اور یہ ہے کسی چیز کو جھکانا اور نیچے گرانا۔

تربیتی نکات

- قرآن کی عظمت اس بارے میں روشن دکھائی دیتی ہے کہ وہ حاملِ قرآن کی درجات کی بلندی کا باعث ہے اور یہ اپنے لینے والے کے لیے دنیا و آخرت میں بلندی مقام کا باعث ہے۔
- جب آپ قرآن کے ساتھ ہوتے ہیں تو آپ اپنی شان کو بلند کرتے ہیں اور اپنے مرتبے کو مضبوط کرتے ہیں۔
- حقیقی طاقت ور کا معیار ہے قرآن کو لینا، اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔

عمل کے متعلق راہ نمائی

- آپ قرآن کے ساتھ رہیں آپ امن و امان میں رہیں گے۔
- چاہیے کہ قرآن آپ کی کامیابی اور دنیا اور آخرت میں آپ کی ترقی کی سیڑھی ہو۔
- آپ اہلِ قرآن کے ساتھی بن جائیں پس یہ بلند مرتبہ لوگ ہیں۔